

باسمہ سبحانہ
صلوات علیہ وآلہ

ہفت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
رحمتہ للعالمین

منزل قرآن
روح ایمان
جان دین

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
رحمتہ للعالمین

تحریر
حافظ عدیل یوسف صدیقی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مغزِ قرآن، رُوحِ ایماں، جانِ دیں
ہست حُبِّ رحمة اللعالمین ﷺ

صلی اللہ
علیہ وسلم

حُبِّ رحمة للعالمین

تحریر

حافظ عدیل یوسف صدیقی

صدیقیہ پبلیکیشنز فیصل آباد

بفہمانِ نظر

آفتاب علم و حکمت، عظیم روحانی پیشوا، سفیر عشق رسول ﷺ
الحاج پیر
مدظلہ تعالیٰ صاحب
علاؤ الدین صدیقی

چانسلر محی الدین اسلامی یونیورسٹی (نیریاں شریف آزاد کشمیر)

پروف ریڈنگ _____ شیخ الحدیث علامہ محمد مرتضیٰ عطائی صاحب

شیخ محمد علی رفیق چشتی صدیقی صاحب

مصنف _____ حافظ عدیل یوسف صدیقی

پہلا ایڈیشن _____ 2005ء ۱۲ ربیع النور شریف

تعداد _____ ایک ہزار

طابع _____ سبحان اللہ پرنٹرز

کمپوزنگ _____ محمد عثمان قادری عطاری

ناشر _____ صدیقیہ پبلیکیشنز فیصل آباد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ہم کہاں کھڑے ہیں؟

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اللہ رب العالمین کا انسان کو تخلیق کرنے کا ایک مقصد ہے اس نے اپنے کرم سے مخلوق کو پیدا فرمایا ہے وہ عظیم ہے۔
حی و قیوم، علیم بذات الصدور ہے۔ اس کائنات کے تمام افراد جن ہوں یا انسان، عورت یا کہ مرد ہر فرد اس کے علم میں ہے۔

انسان نادان اپنے مالک و خالق کو بھول بیٹھا ہے اور صرف اس عارضی دنیا میں رہنے کیلئے بہتر سے بہترین آرام و آسائش کے لیے، عزت اور وقار کیلئے شہرت اور اقتدار کیلئے، حرام اور حلال کی تمیز ختم کر کے حصول دنیا کی لگن میں مگن ہے۔ اللہ رب العالمین اپنے وعدے کے مطابق ہر ایک کو اُس کے نصیب کا رزق دیے جا رہا ہے اس نے تو اعلان کر رکھا ہے۔ (وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا) ترجمہ: اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو۔ دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے (وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ) ترجمہ: اور وہ وہاں سے روزی دیتا ہے جہاں انسان کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ پس ہمیں چاہیے رزق حلال کیلئے اپنی کوششیں جاری رکھیں اس لیے کہ محنت کرنے والا اللہ کا دوست ہوتا ہے۔

طلب رزق میں رزاق عالم کے احکامات سے دوری کب مناسب

ہے؟ اور رہی بات اس حقیقت کی کہ ہم میں سے کچھ احباب جو کہ رحمان کو راضی کرنے کیلئے مساجد میں حاضری کا شرف حاصل کرتے ہیں ان میں سے اکثر اسلام کی حقیقی روح سے نا آشنا ہیں۔

مادہ پرستی نے فحاشی، عریانی کے ذریعہ نسل نو کو دین متین سے دور کر دیا ہے ہمیں جان لینا چاہیے کہ یہ زندگی دارالعمل ہے اور ہر صالح عمل کی بنیاد میں جب تک روح ایمان، تقاضائے ایمان موجود نہ ہو، تو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقات جملہ حسنات کوئی معافی نہیں رکھتے۔

روح ایمان، جان ایمان کمال ایمان، تقاضائے ایمان اللہ پاک کے محبوب امام الانبیاء، نبی مکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہے۔ بقول ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

محمد ﷺ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے

اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

مغز قرآں، روح ایمان، جان دین

ہست حب رحمۃ اللعالمین

اب ہمیں ذرا تفکر کرنا چاہیے کہ ہمارے دل و دماغ، فکر و نظر میں کس کی

محبت غالب ہے۔ سب سے پہلے رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

اللہ رب العالمین نے محبت فرمائی۔ اور محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کائنات کو

تخلیق فرمادیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کو بلند کر دیا۔

جی ہاں! ضابطہ یہی ٹھہرا ہے کہ جس سے محبت کی جائے اس کا ذکر کثرت سے کیا جائے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت میں جن نفوس قدسیہ نے معراج حاصل کیا وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے ان ہستیوں میں ایک سے بڑھ کر ایک اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عاشق و محبت تھا اگر آقائے نامدار مدنی تاجدار سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحیح معنوں میں محبت کرنے کا ڈھنگ سیکھنا ہو تو ان عظیم ہستیوں کو اپنا امام و پیشوا تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی ارشاد ہے۔

میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کسی کی اقتداء کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نقش قدم پر چلنے سے ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت و عشق کے اسرار و رموز منکشف ہوں گے نئے مقامات و منازل کے دروازے کھلیں گے اور اس کے ہم آہنگ معرفت الہیہ بھی روشن ہوتی جائے گی۔

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا رنگ اور ڈھنگ کیا تھا۔ وارفتگی کا عالم کیا تھا بندہ ناچیز نے ان اوراق میں مختصر ذکر جمیل کرنے کی سعادت حاصل کی ہے تاکہ ہم اسوہ صحابہ کی روشنی میں

اپنی زندگیوں کے رُخ کو تبدیل کر سکیں۔ اور جامِ محبت سے منزلِ حق کو پاسکیں۔
 زندگی کے ان مختصر لمحات کو غنیمت جانتے ہوئے آئیے جامِ محبت کے
 گھونٹ پی کر اللہ کے دوستوں کی صف میں شامل ہونے کی سعی کریں۔

محتاج دُعا

حافظ عدیل یوسف صدیقی

0300-6628705

خطیب جامع مسجد فاطمہ

آفیسر بلاک مسلم ٹاؤن

امیر بزمِ محی الاسلام گلشن کالونی فیصل آباد

قرآن مجید کا حکم

قرآن مجید ایک آفاقی کتاب ہے، ضابطہ حیات ہے، قرآن مجید کے احکامات پر عمل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ قرآن مجید میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے۔

قل ان كان اباؤكم وابناؤكم واهوانكم وازواجكم وعشيرتكم واموالكم اقترفتموها
وتجارة تخشون كسادها ومسكن ترضونها احب اليكم من الله ورسوله وجهاد في سبيله
فتربصوا حتى ياتي الله بامرہ واللہ لا یہدی القوم الفسقین (پ ۱۰ آیت ۲۴)

ترجمہ: تم فرماؤ تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کا مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت علامہ پیر محمد کرم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔
”اس آیت کریمہ میں ہر طرح کے بندھنوں کا ذکر فرمایا جا رہا ہے جس میں انسان اپنے آپ کو اپنی فطرت اور ضرورت کے باعث بندھا ہوا پاتا ہے ماں باپ کی محبت اپنی اولاد سے اور اولاد کی اپنے ماں باپ سے، بھائی کی، بہنوں کی

باہمی الفت میاں بیوی کا گہرا تعلق انسانی فطرت کے تقاضے میں مال کا روبرو اور

مکانات وغیرہ سے انسان کا لگاؤ اس لیے ہے کہ وہ زندگی بسر کرنے اور اسے عزت و آرام سے گزارنے میں ان کا محتاج ہے۔ دین اسلام کیونکہ دین فطرت ہے وہ انسان کے طبعی تقاضوں اور اس کی ضروریات کا مناسب خیال رکھتا ہے۔ اس لیے اس نے یہ حکم نہیں دیا کہ سرے سے یہ محبت کے رشتے توڑ ڈالے جائیں اور ان چیزوں سے بالکل توجہ ہی ہٹالی جائے لیکن کیونکہ انسانی زندگی کی غرض و غایت اپنی چیزوں تک محدود نہیں بلکہ ان سے بہت آگے اور بہت بلند ہے اس لیے انسان کو اپنے تعلقات اور اپنی اشیاء میں کھوجانے سے روکا ہے اور حکم دیا کہ بے شک ان اشیاء سے محبت پیار کرو لیکن صرف اس حد تک جبکہ یہ چیزیں تمہاری روحانی ترقی میں حائل نہ ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور عشق سے نہ ٹکرائیں۔ ایثار و شہادت کے میدان میں جانے سے تمہارا راستہ نہ روکیں اگر کبھی ایسی صورت حال پیدا ہو جائے تو پھر ان تعلقات کو اور ان چیزوں کو پائے حقارت سے ٹھکراتے ہوئے آگے نکل جائے۔ تب تم اپنے آپ کو ایماندار کہلانے کے حق دار ہو۔

سورۃ آل عمران میں ارشاد ہوتا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی

یحییٰکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم و اللہ غفور الرحیم ۝

اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ۔ اللہ

تمہیں دوست رکھے گا تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

آئیے اپنے محبوب نبی جان کائنات فخر کائنات مقصود کائنات صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے دو ارشادات مبارکہ کا مطالعہ بھی کرتے ہیں۔

حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مقدس ہے۔

لا یو من احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین

ترجمہ: تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے

نزدیک اس کے والد اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

من احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنة

ترجمہ: جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے میرے ساتھ محبت کی اور جس

نے میرے ساتھ محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

تاجدار صداقت حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حب رحمة اللعالمین

خليفة اول امیر المومنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جام محبت پیا

اور کیفیت محبت کا یوں اظہار کیا کہ صبح قیامت تک ہر صاحب ایمان کو محبت رسول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ڈھنگ عطا فرمادیا۔

آپ رضی اللہ عنہ وہ ہستی ہیں جن کو تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

اجمعین سے زیادہ قرب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب تھا۔ ہر فضل و کمال

میں ثانی رہے تصدیق نبوت میں ثانی اسلام قبول کرنے میں ثانی، ہجرت میں

ثانی، غار ثور میں ثانی، مگر محبت و اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اول رہے
ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا آپ رضی اللہ عنہ کو اللہ
پاک زیادہ محبوب ہے یا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

پیکر محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
نے جواباً ارشاد فرمایا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکہ ہم نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسل سے اللہ پاک کو جانا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم تشریف لائے تو ہمیں ذات حق کا پتہ چلا ورنہ وہ خالق ارض و سما تو ازل سے
موجود ہے۔ اسی محب صادق کیلئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد
فرمایا۔ لوگوں میں سے مجھے اپنی رفاقت دینے اور اپنا مال خرچ کرنے میں مجھ پر
سب سے زیادہ احسان کرنے والے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

والہا نہ محبت کرنے والے یہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
سارا دن بارگاہ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر رہتے۔ نماز عشاء کے بعد
جب گھر تشریف لے جاتے۔ تو اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جدائی
برداشت نہ کر سکتے تھے ماہی بے آب کی طرح بے تاب رہتے اور بدن سے ایک
آواز نکلتی جیسے کوئی چیز پک رہی ہو اور صبح جب جام دیدار سے مالا مال ہوتے تو
پھر سکون میں آتے تھے۔

حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ پیکر صداقت محبت

صادق نماز فجر سے کافی دیر پہلے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آستانہ مبارک پر حاضر ہو کر انتظار کرتے۔ اور جب لچال نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لاتے اور آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو سینے سے لگا لیتے۔ (سبحان اللہ) اور فرماتے۔ اے صدیق رضی اللہ عنہ اتنی صبح کیوں آ جاتے ہو۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کرتے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اس لیے کہ سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار میں کروں۔

اولاد سے بڑھ کر حُبِ رحمۃ اللعالمین ﷺ

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لختِ جگر حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ جب تک اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ تو غزوہ بدر میں کفار کی طرف سے جنگ لڑ رہے تھے۔ ایک مرتبہ اپنے والد محترم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کرنے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں میری تلوار کی زد میں کئی مرتبہ آئے مگر میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو قتل نہیں کیا۔ یہ سن کر پیکرِ محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹا! جان لے اگر دورانِ جنگ تم میری تلوار کی زد میں آ جاتے تو میں تمہیں ضرور قتل کر دیتا اور محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلے میں محبتِ پدری کی قطعاً پرواہ نہ کرتا۔

مالی ایثار

در بارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لگا ہوا تھا۔ صحابہ کرام رضون اللہ علیہم اجمعین حاضر خدمت تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام اصحاب کو اتفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب دی ہر ایک نے اپنی حیثیت کے مطابق مال پیش کیا حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خیال فرمانے لگے۔ کہ ان دنوں میرے پاس کافی مال ہے۔ اور حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے سبقت لے جانے کا بہتر موقع ہے۔ اپنا آدھا مال بارگاہِ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر پیش کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور جتنا مال آپ کے پاس تھا۔ سارا پیش کر دیا۔

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ (ما ابقیت لا ہلک) (پیارے صدیق رضی اللہ عنہ) تم نے اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے) (قال ابقیت لہم اللہ ورسولہ) حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ میں گھر والوں کے لیے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ آیا ہوں۔

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ میں ہدیہ تحسین پیش کیا

پر دانے کو چراغ بلبل کو پھول بس

صدیق اکبر کیلئے ہے خدا کا رسول بس

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جو سبقت لے جانا چاہتے تھے یہ دیکھ کر متاثر ہوئے اور فرمانے لگے۔

مجھے یقین ہو گیا کہ میں حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کبھی سبقت نہیں لے جاسکتا۔

تمنائے صدیقی میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تاجدار صداقت ایک دن تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ عرض کرتے ہیں۔ یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین چیزیں خوشبو، نیک خاتون، اور نماز پسند ہے اور مجھے بھی تین چیزیں پسند ہیں۔

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے صدیق رضی اللہ عنہ تجھے کوئی چیزیں پسند ہیں۔

محبت صادق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس کو تکتے رہنا۔
 - اللہ پاک کا عطا کیا ہوا مال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں پر
- نچھاور کرنا۔

○ اور میری بیٹی کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عقد میں آنا۔

اس محبت صادق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غار کے ساتھی
کو آقائے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزار کا بھی ساتھی بنالیا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حبّ رحمۃ اللعالمین ﷺ

یہ وہ ہستی ہے جس نے حلقہ بگوش اسلام ہونے کے بعد اسلام کی سر بلندی کے
لیے تن من دھن قربان کیا۔

ایک دن اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور عرض کرنے لگے۔ یا حبیب اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے اپنی جان کے علاوہ ہر
چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
ہر گز نہیں مجھے اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ جب
تک میں تمہیں تمہاری جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ تمہارا ایمان کامل
نہیں ہو سکتا۔ اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم!
اب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہو گئے یہ سن کر
محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے عمر رضی اللہ عنہ اب تیرا
ایمان کامل ہو گیا۔

دوستو! مسلمان بھائیو!

اس حدیث پاک سے یہ بھی علم ہو گیا کہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کا معیار کیا ہے۔

رشتہ داری حُبِ رحمۃ اللعالمین ﷺ پر قربان

غزوہ بدر میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک ایسی مثال قائم فرمائی کہ قیامت کی صبح تک اس کی نظیر ممکن نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کا حقیقی ماموں عاص بن ہشام میدانِ جنگ میں مقابلے میں آتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے رشتہ داری محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان کرتے ہوئے اپنے ماموں کے سر پر اپنی تلوار ماری جو کہ سر کو کاٹتی ہوئی جبرے تک اتر گئی۔

مغزِ قرآن، روحِ ایمان، جانِ دین، ہہست حبِ رحمۃ اللعالمین حجرِ اسود کا بوسہ محبت کرنے والے کا ہر عمل اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع و اطاعت میں ہوتا ہے یہ سچی محبت کی نشانی ہے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ طوافِ کعبۃ اللہ فرما رہے تھے کہ حجرِ اسود کے سامنے کھڑے ہو کر فرمانے لگے۔ میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے جو نہ نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی نقصان اگر میں نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں کبھی تیرا بوسہ نہ لیتا۔ یہ جملے ادا کرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے حجرِ اسود کا بوسہ لیا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حبّ رحمۃ اللعالمین ﷺ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر ایک صحابی آسمان اسلام پر ایک عظیم چمکتا دمکتا ستارہ ہے اور ہر ایک صحابی اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت و عشق میں ممتاز نظر آتا ہے۔ سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ وضو کرتے ہوئے مسکرانے لگے۔ دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عرض کرنے لگے یا امیر المومنین وضو کے دوران مسکرانے کی کیا وجہ ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

ایک مرتبہ میں اپنے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کر کے مسکراتے ہوئے دیکھا تھا اس لیے ان کی ادا کو ادا کر رہا ہوں۔ اسی طرح کا ایک اور واقعہ کتب احادیث میں مذکور ہے۔ حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مسجد کے دروازے پر بیٹھ کر گوشت کا لقمہ کھانے لگے۔ اصحاب نے پوچھا یا امیر المومنین دروازے میں بیٹھ کر آپ گوشت تناول فرما رہے ہیں یہاں بیٹھ کر کھانا کس لیے؟ محب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ جواب میں ارشاد فرماتے ہیں۔ کوئی اور بات نہیں میں اتنا جانتا ہوں کہ ایک مرتبہ میرے لچال نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں بیٹھ کر کھانا تناول فرمایا تھا میں تو محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس ادا کو ادا کر رہا ہوں۔

دوستو! مسلمان بھائیو!

یقیناً تقاضائے محبت یہی ہے کہ محبوب کی ہر ہر ادا میں گم ہو جانا چاہیے

جو ار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دوری گوارا نہیں

امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں کئی ایک فتنے برپا ہونا شروع ہو گئے۔ یہاں تک کہ آپ کی جان کو خطرہ لاحق ہو گیا۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ملک شام جاتے ہوئے بارگاہ خلافت میں عرض کرنے لگے۔

یا امیر المومنین اب یہاں کے حالات خراب ہوتے جا رہے ہیں آپ میرے ساتھ ملک شام میں چلیے۔ وہاں آپ محفوظ رہیں گے۔

محب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ جواب میں ارشاد فرماتے ہیں۔

میں در محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں چھوڑ سکتا خواہ میرا سرتن سے جدا ہو جائے۔

اے عشق تیرے صدقے

جی ہاں محبت محبوب سے دوری برداشت نہیں کر سکتا۔ اس طرح آپ

رضی اللہ عنہ نے شہر محبوب میں جام شہادت نوش کیا اور آرام فرما ہو گئے۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حُبِّ رحمۃ اللعالمین ﷺ

بچوں میں سب سے پہلے اسلام قبول فرمانے والے امیر المومنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بچپن سے لے کر زندگی کا بیشتر حصہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں گزارا۔ اپنے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حد درجہ محبت فرماتے تھے اکثر و بیشتر لوگوں سے فرمایا کرتے تھے۔

لوگو! اپنی اولاد کو اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی تعلیم دو۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا۔

یا امیر المومنین آپ رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتنی محبت تھی۔ جواب ارشاد فرماتے ہوئے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھائی۔

”اللہ کی قسم ہمیں ہمارے آقا رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے اموال، اولاد، آباؤ اجداد اور امہات سے بھی زیادہ محبت تھی۔ (ایک پیاسے کو پانی سے کس قدر محبت) پھر مثال دیتے ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا)

ایک پیاسے کو پانی سے شدید محبت ہوتی ہے۔ جان لو ہمیں اپنے نبی

پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس سے بھی بڑھ کر محبت تھی۔

یا اللہ ہمیں بھی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کمال محبت عطا فرما۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حُبِّ رَحْمَةِ الْعَالَمِينَ ﷺ

یہ وہ خوش نصیب صحابی ہیں جنہیں بچپن ہی میں ان کی والدہ محترمہ بارگاہ مصطفیٰ کریم صلی علیہ وآلہ وسلم میں پیش کر دیتی ہیں۔ اور غلامی میں قبول فرمانے کی درخواست کرتی ہیں۔ لہٰذا نبی صلی علیہ وآلہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو غلامی میں قبول فرمایا۔ یوں یہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی سعادت عظمیٰ دس سال حاصل کرتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دیوانہ وار محبت کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کثیر تعداد میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے احادیث مبارکہ روایت فرمائی ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کب آئے گی۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے لیے تو نے کیا تیاری کر رکھی ہے وہ شخص عرض کرتا ہے۔ یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس کوئی عمل نہیں مگر اتنی بات ضرور

ہے۔ کہ میں اللہ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت

کرتا ہوں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے مژدہ جانفرا سنایا۔ تجھے اپنے محبوب کی سنگت ضرور نصیب ہوگی جو جس سے محبت کرتا ہے۔ وہ اسی کے ساتھ ہوگا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم لوگوں نے جب یہ ارشاد مبارک سنا تو دل خوشی سے جھومنے لگے اس فرمانِ ذیشان کو سن کر اس قدر مسرت ہوئی کہ اس سے پہلے کبھی اتنے خوش نہیں ہوئے تھے۔ اس کے بعد حضرت انس رضی اللہ عنہ کی طبیعت میں جو بہار آئی اور فرمانے لگے۔ میں اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے محبت کرتا ہوں۔ اسی محبت کی وجہ سے ان مقدس ہستیوں کا ساتھ نصیب ہو جائے گا۔ اگرچہ ان نفوسِ قدسیہ کی طرح عمل نہیں کر سکا۔

حالتِ نماز میں وارفتگی

حضور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ علیل ہو گئے۔ یہاں تک کہ مصلیٰ امامت تاجدار صداقت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو سرکاری فرمان کے مطابق عطا کر دیا گیا۔ تین دن مسلسل سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجرہ مبارکہ سے باہر تشریف نہ لائے ہر ایک صحابی جامِ دیدار کو ترس گیا تھا۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔ ہم سب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک واضحی کے مکھڑے والے نورِ مجسم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجرہ مبارک کا پردہ اٹھایا اور ہمیں دیکھنا شروع فرمایا
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک قرآن پاک کے اوراق کی طرح پر نور تھا
سب نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے نماز توڑنے کا ارادہ کیا سیدنا
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مصلی امامت سے پیچھے ہٹ آئے۔

غریبوں کے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوران نماز اپنے غلاموں
کی اضطراب کی اس کیفیت کو دیکھ کر نماز مکمل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور پردہ کر لیا۔
دوستو! مسلمان بھائیو!

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تو محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میں اس قدر گرفتار تھے کہ نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کی خوشی
میں نماز کا بھول گئے اور محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جام دیدار کے طالب
بن گئے۔ ہمیں بھی غلامی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صرف دعویٰ نہیں بلکہ
عملی طور پر محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ثبوت دینا ہوگا کہ یہی روح
ایمان ہے۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہؓ اور حبّ رحمۃ اللعالمین ﷺ

محبت صادق وہ ہوتا ہے کہ جس سے محبت کرے اس کا ذکر کثرت سے

کرتا ہے۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی اپنے محبوب نبی کریم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم سے کمال محبت فرماتے تھے۔ بعض اوقات آپ کچھ ایسے افراد کو ملتے جو دور دراز علاقوں سے مدینہ شریف آتے تھے آپ رضی عنہ ان سے پوچھتے؟ کیا آپ نے نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ اگر وہ کہتا کہ جی نہیں۔ تو آپ رضی اللہ عنہ اسے فرماتے آؤ میں تجھے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر جمیل سناتا ہوں اور کافی دیر تک اُس شخص کو ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سناتے رہتے۔ حسن و جمال کا تذکرہ فرماتے اور آخر میں فرماتے میرے ماں باپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فدا ہوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مثل نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کبھی دیکھا ہے نہ کبھی بعد میں دیکھا۔

اب میری نگاہوں میں جتنا نہیں کوئی
جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ اور حُبِّ رحمۃ اللعالمین ﷺ

حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ وہ سچے عاشق ہیں جن کو میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں کمال حاصل تھا۔ سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ نے وصل یا رکیلئے بہت سی تکالیف کا سامنا کیا۔ ظلم و ستم برداشت کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو جلتے کوئلوں پر لٹایا گیا۔ نوکیلے پتھروں پر گھسیٹا گیا۔ آخر کار عشق جیت گیا۔

آپ رضی اللہ عنہ کو حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اُمیہ بن

خلف سے خرید کر آزاد کروایا حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ انتہائی علیل تھے صحت یابی پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بہت خوش ہوئے۔

بارگاہ حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے اس وقت امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تنکوں کی چٹائی پر تشریف فرما تھے۔ جب اپنے محب صادق کو دیکھا اپنی جگہ سے اٹھے اور حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو سینے سے لگایا اور اور ارشاد فرمانے لگے اے بلال رضی اللہ عنہ جب تک دنیا قائم رہے گی یہ یاد رکھا جائے گا کہ اسلام کی راہ میں تکالیف برداشت کرنے والے پہلے شخص تم تھے۔ اس دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنسو مبارک جاری ہوئے اور وہ بلال رضی اللہ عنہ کے چہرے پر گرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بلال رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ چٹائی پر بیٹھایا۔ یوں محب صادق کو احساس ہوا کہ آقا ایسی محبت و شفقت کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔ اس طرح حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں انتہائی عروج پر پہنچے۔ ہر لمحہ خیال محبوب میں مستغرق رہتے۔ جام دیدار کیلئے ہر لمحہ بے تاب رہتے اور جب محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ لیتے تو سکون و قرار میں آ جاتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وصال فرما گئے۔ تو اس محب صادق نے شہر مدینہ چھوڑنے کا ارادہ کر لیا۔ کہ اب جام دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محرومی ہے۔ محبت کی شدت کے باعث طبیعت میں ہر وقت

بے چینی کا غلبہ رہنا شروع ہو گیا۔ ملک شام کی طرف روانہ ہونے لگے۔ تو مدینہ شریف کے گلی گوچوں میں کہتے پھرتے اے لوگو! تم نے کہیں میرے محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے۔ تو مجھے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پتہ بتادو اہل مدینہ اس کیفیت کو دیکھ کر رازی کرنے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ شام کی طرف روانہ ہوئے حلب میں قیام پذیر ہو گئے۔ ایک عرصہ گزرا۔ خواب میں بحال کریم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا۔ اے بلال رضی اللہ عنہ تم نے ہمیں ملنا کیوں چھوڑ دیا کیا تمہارا دل ہم سے ملنے کو نہیں کرتا۔ بیدار ہو کر لبیک یا سیدی کی صدا دیتے ہوئے۔ رات کی تاریکی میں اونٹنی پر سوار ہو کر مدینہ شریف کی طرف روانہ ہوئے۔ مدینہ منورہ پہنچ کر وارفتگی کے عالم میں محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ڈھونڈنا شروع کر دیا مسجد نبوی شریف میں نہ ملے تو حجروں میں تلاش کیا جب کہیں بھی نہ ملے تو مرقد منور پر حاضر ہو کر زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ اور عرض کیا۔ یا سیدی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حلب سے اپنے غلام بلال کو فرمایا کہ آ کر مل جاؤ میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھپ گئے۔ یہ کہتے ہی بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئے۔ کافی دیر کے بعد ہوش آیا اہل مدینہ کو خبر ملی کہ موزن رسول سیدنا بلال رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہیں۔ جب طبیعت سنبھلی تو سب کے سب اکٹھے ہو کر موزن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرتے ہیں۔ ایک دفعہ وہ اذان سنا دیں جو محبوب

مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری زمانہ میں سناتے تھے۔ آپ نے معذرت کی اور فرمایا۔ میں جب اشہد ان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتا تھا۔ تو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کرتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتا تھا۔ اور اب یہ کلمات ادا کرتے ہوئے میں اب کسے دیکھوں گا لوگوں کے کہنے پر حسنین کریمین رضی اللہ عنہم تشریف لائے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا اے بلال رضی اللہ عنہ آپ اذان دیں نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انکار نہ کر سکے۔ اور مسجد بنوی کی چھت پر چڑھ کر اذان شروع کی جب اللہ اکبر اللہ اکبر کی صدا موزن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے مدینہ منورہ میں گونجی تو ہر شخص پر رقت اور گریہ زاری طاری ہوگی۔ لوگ کہنا شروع ہو گئے۔ موزن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کب تشریف لائیں گے؟ حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ جب اشہد ان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلمات پر پہنچے تو حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظر نہ آئے تو غم ہجر میں بے ہوش ہو کر گر پڑے اور اذان مکمل نہ کر سکے۔

دوستو! مسلمان بھائیو! یہ سنو! یہ سنو!

اندازہ کیا ہوگا۔ کہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہر ہر صحابی کا

رنگ منفرد ممتاز نظر آتا ہے۔ ہم کیوں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت میں کمال حاصل نہیں کرتے؟

حضرت سیدنا عبد اللہ بن زید اور حُبِّ رحمۃ اللعالمین ﷺ

حضرت سیدنا عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر رہتے ایک مرتبہ بارگاہ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کرتے ہیں

یا سیدی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اپنی جان مال اولاد اور اہل سے زیادہ محبوب ہیں میں اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جام دیدار روزانہ حاصل نہ کروں تو میری موت واقع ہو جائے۔

دوستو مسلمان بھائیو!

گویا حسن حیات بس حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جام دیدار میں ہے ایک دن حضرت سیدنا عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ اپنے باغ میں کام کر رہے تھے۔ کہ آپ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نے جانِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کی خبر سنا دی۔ خبر سنتے ہی یہ محبت صادق انتہائی غمگین ہو گئے اور بارگاہ خداوندی میں التجا پیش کی۔

یا رب العالمین! میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر اب یہ

دنیا میرے لیے دید کے قابل نہیں ہے۔ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر میں

اس دنیا کا کوئی حسن و جمال دیکھنا نہیں چاہتا اللہ کریم تو میری آنکھوں کی بینائی
اب ختم کر دے تاکہ میں کچھ اور دیکھ ہی نہ سکوں۔ شاعر نے نقشہ کھینچا۔

دل یاد لئی بنایا اے

تعریف لئی زباں

اکھیاں بنایاں سوہنے دے دیدار واسطے

یوں حضرت سیدنا عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی دعا کو اللہ نے شرف قبولیت عطا
فرمایا۔ اور آنکھوں کا نور واپس لے لیا۔

محبت کا انداز محبت کہ بس دنیا کا سارا حسن و جمال دیدار یار میں ہی ہے۔

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حُبِّ رَحْمَةِ الْعَالَمِينَ ﷺ

آپ رضی اللہ عنہ اکثر وقت اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ساتھ گزارتے اور اپنے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین مبارک اور
مسواک مبارک اٹھایا کرتے تھے۔

حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی محفل میں تشریف لے
جاتے اور نعلین مبارک اتارتے تو یہ خادم نعلین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلدی
سے نعلین مبارک اٹھا کر اپنی آستینوں میں چھپا لیتے اور جب سرکار صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کھڑے ہوتے تو آپ رضی اللہ عنہ نعلین مبارک پہنا دیا کرتے تھے۔

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعلین پاک حضور ﷺ

تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ اور حبّ رحمۃ اللعالمین ﷺ

یہ وہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جن کے محبت کے رنگ نے قیامت کی صبح تک کے غلامانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رنگ دیا۔ ایک دن بارگاہِ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا جیسے بہت ہی غمگین ہیں۔

لجپال کریم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا اے ثوبان (رضی اللہ عنہ) کیا بات ہے غمگین نظر آتے ہو۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوتے ہوئے مجھے کوئی غم نہیں۔ مگر ایک بات جب سوچتا ہوں تو پریشان ہو جاتا ہوں کہ قیامت کے دن جب جنتی جنت میں چلے جائے گے مجھے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے جنت تو نصیب ہو ہی جائے گی مگر آپ نبیوں کے امام محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی شان کے مطابق اونچے مقام پر ہونگے۔ اور میں جنت کے نچلے درجے میں ہوں گا۔ جب سوچتا ہوں کہ وہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فراق کے وہ

لمحے کیسے گزاروں گا تو پریشان ہو جاتا ہوں۔

اسی دوران حضرت جبریل علیہ السلام وحی لے کر آتے ہیں اور اس غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اور تمام امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشخبری سناتے ہیں۔

ارشاد ہوتا ہے۔ ومن يطع الله والرسول فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين وحسن اولئك رفيقا

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں

حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حبّ رحمۃ اللعالمین ﷺ

حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ حدیبیہ کے مقام پر کفار کی طرف سے آئے اور صحابہ کرام علیہم اجمعین کے جذبہ محبت عشق کو دیکھا اور واپس جا کر کفار سے کہا تم اس شخص کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ میں بڑے بڑے شہنشاہوں کے درباروں میں گیا ہوں مگر شہنشاہ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کا انداز محبت جدا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وضو فرماتے ہیں تو سب

صحابہ پانی کے ایک ایک قطرے کو اپنی ہتھیلیوں میں اٹھا لیتے ہیں۔ زمین پر نہیں گرنے دیتے اور پانی کے ایک ایک قطرے کے حصول کیلئے آپس میں جھگڑتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ مجھے آب کوثر کے یہ قطرے اپنے ہاتھوں پر اٹھانے دو۔ ان قطرات کو اپنے چہروں اور سینوں پر مل لیتے ہیں۔ اور یہ خیال کرتے ہیں کہ پانی کے یہ قطرے جن چہروں اور سینوں پر لگ جائیں گے وہ دنیا میں بھی اور قیامت کے دن بھی چمکتے رہیں گے۔

اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعاب دہن زمین پر پھینکنے کی کوشش کرتے ہیں تو صحابہ کرام اسے اٹھا کر اپنے چہروں اور جسموں پر مل لیتے ہیں۔ اگر کسی کو قطرہ نصیب نہیں ہوتا تو وہ اس صحابی کے ہاتھ سے ہاتھ مل لیتا ہے۔ جسے وہ قطرہ نصیب ہو جاتا تھا۔

دوستو مسلمان بھائیو!

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحابہ کرام کا یہ انداز محبت نہ تو قرآن مجید میں اس طرح حکم آیا ہے کہ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لعاب دہن کو ہتھیلیوں پر اٹھا کر اپنے چہروں اور جسموں پر مل لیں اور نہ ہی حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے یہ حکم فرمایا ہے۔

صحابہ کرام کا یہ جذبہ محبت ہی تو ہے جس نے ایسا کرنے پر مجبور کیا۔

عشق سرکار کی اک شمع جلا لودل میں

بعد مرنے کے لحد میں بھی اجالا ہوگا

محبت کا تقاضا

یہ بات ہمارے علم میں آچکی ہے کہ محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔ ایمان کی تکمیل اور لذتِ ایمان کے حصول کے لئے ہمیں بھی اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حد درجہ محبت کرنا ہو گی۔ اور جان لیجئے اگر ہماری زندگی کا ہر لمحہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع و اطاعت میں گزرے گا تو محبت سچی ہوگی۔ اس لیے محبت کا تقاضا یہی ہے کہ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں سے محبت کی جائے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پاک بھیجا جائے۔ حدیث شریف میں ہے (من احب شیئا اکثر ذکرہ) ترجمہ: جو جس چیز سے محبت کرتا ہے اس کا ذکر کثرت سے کرتا ہے۔

اللہ کریم سے التجا ہے۔ ہمیں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچی محبت عطا فرمائے اور اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

کی محمد ﷺ سے وفاتوں نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

ماخذ

قرآن حکیم

کنز الایمان

تفسیر ضیاء القرآن

بخاری شریف

مسلم شریف

ضیاء النبی ﷺ

عشق رسول کریم ﷺ

کروں تیرے نام پر جاں فدا

محبت و اطاعت نبوی ﷺ

مصنف کی دیگر تصانیف

فضائل درود شریف پر مشتمل محبت بھری تحریر

جامِ رحمت

گناہِ عظیم سے بچنے کیلئے اصلاح بھری تحریر

غیبت سے بچو

صدیقیہ پبلیکیشنز فیصل آباد

منجانب

فاروق سلک سنٹر

دوکان نمبر 13 صابر کلاتھ مارکیٹ جامعہ گلی نمبر 3 کچھری بازار فیصل آباد

Ph:041-2617967 Mob:0300-6628705

نیرات ملت شہنشاہ اہل اسلام

سمان اللہ پرنٹرز فون: 0300-7220115-7913272